جلد ۶ | بمبئی:- دوشنبہ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۱۹ھ مطابق ۳ جون ۱۹۰۱ع | نمبر ۲۰

مقدمۃ الجیش

لیڈیانہ رسالہ

ابھی شائقین یہ نگارش پڑھکر یہ مژدۂ فرحت افزا گوش گذار مسرت دیکھکر کہ سنگینی تر مضامین کی یکجائی ہوگی ضرور خوش ہو جائینگے کہ ابتدا جولائی سے مدراس میں لیڈیز میگزین نامی ایک ماہانہ رسالہ شایع ہوگا اسکا سارا انتظام ... کے ہاتھوں میں رہیگا - اور طرہ یہ کہ اسکی ایڈیٹر مسز ستیا ناتھن ایم اے ہیں انگریزی تعلیم نے ایسا اثر کیا ہے کہ وہ اپنا آبائی مذہب چھوڑکر عیسائی ہوگئی ہے - پھر بھلا اسکی رنگینی طبیعت کا کیا کہنا - خدا جانے اسکی زہری تحریر کیا نہ کرے مسلمانوں کا فریاد نکلیگا - ہم ہندوستان کے رئیسوں کی سطرف متوجہ کرتے ہیں کہ بعض مستورات پر اس رسالہ کا سایہ بھی نہ پڑنے دیں ورنہ کہیں انہیں بھی سایہ پڑکر عام نتیجہ نہیں ناچیز ہوگا

سڈیشن کا اژدہا

ہم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ صرف ہندوستان ہی میں قانون سڈیشن کا ایسا زبردست اژدہا ہے کہ ایڈیٹر دہی استادی نہ معلوم کرہائی بیگنی ہو سلطنت کی مخالفت میں داد طلبی کرتے ہیں بھی خداوں کی توجہ نہ کی شہ ہی شہ ہی ہوا کہنا نصیب ہوتی ہو مگر اب معلوم ہوا کہ اس اژدہا سے دنیا کی کسی سلطنت کا ایڈیٹر بچا ہوا نہیں ہے - بیشک گورنمنٹ کی طرفداری کرنے کو آزادی دیگئی ہے اور مخالفت میں زبان ہلانی اور جان کی ستر جب ٹھہری گئی - روس میں آئے دن کی سختیوں سے تنگ آکر اکثر مقامات پر لوگوں نے فسادات برپا کر دئیے اور قتل و خون کا بازار خوب گرم ہوا - وہاں کے اخبار نویس نے ... گورنمنٹ کی سختیوں ذکر کرکے ان فسادات پر آمادہ کر دیا تھا اسلئے چاہیے کہ گورنمنٹ ایڈیٹر قوانین میں ترمیم کرو ... بات کیلئے یہ اخبار ایک ہفتہ کیواسطے بند رکھا گیا

گرو جہاڑ کو اوٹھ بیٹھے

بزدل چینیوں پر تو جانی کا خاتمہ ہوگیا - اگر کوئی زیادہ جاگتا تو چلو بھر پانی میں ڈوب مرتے اس بیعزتی پر بھیج دیتا مگر یہاں چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا تو کجا - اگر سمندر دریا میں دھکیل دیا جائے تو فوراً سطح آب پر اوبھر آئیگا - دول متفقہ کی فوجوں نے جب حملہ کیا تو آپ بیکن چھوڑکر بھاگ گئے اور رعایا کو بشرم کے نام پر چھوڑ دیا - جب فریقین نے اپنی مرضی اور دول متفقہ سے صلح کی ٹھہرائی - اور سارا معاملہ رفع دفع ہوگیا تو شہنشاہ کو جوش آگیا اور امیروں کو حکم دیا کہ دربار چین کی فوجوں کے بیکن سے روانہ ہوتے ہی شاہی محل تعمیر دوبارہ کیلئے آراستہ کر دیا جائے - باوجودیکہ بیکن سے نکال دئے گئے اور بعد میں فوج انکی مقدس سرزمین میں داخل ہوگئی تو شہنشاہ نے کہہ دیا تھا کہ اسجگہ جو تحفہ نایاب ہو جود ہے لینا ہمارے کلام کی نرمی -

مال مفت دل بیرحم

ہماری بھولی بھالی سرکار دولتمدار پیسہ کوڑی کے معاملہ مین تو ہمیشہ خوب سوچ سمجھ کر کام کرتی ہے اور جس شخص کو یہ کام سونپنا چاہتی ہے اسکو پہلے ہی اور پرکھنے سے ہر طرح دیکھ بھال لیتی ہے کہ اس مین کسیطرح کی بادی بیلانیکا مادہ تو نہین ہے تاکہ اسوقت کی جانچ پڑتال مین اگر کوئی مادہ فاسد نکل آئے تو اوسکی فی الفور کاٹ چھانٹ کردیجائے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض اہلکار بخت ایسے ہوتے ہین کہ ہماری گورنمنٹ کی جانچ کے موقعپر وہ اپنے مادہ کو ایسا دبا جاتے ہین کہ کسی طرح ظاہر ہی نہین ہونے دیتے۔ اور گورنمنٹ بیچاری کچھ ٹٹولتی ہے مگر اوسکا کچھ بھی پتہ نہین لگتا۔ اور وہ صفائی کے ساتھ اعلیٰ عہدہ پر مامور ہوجاتے ہین اور کوڑی پیسہ کے کام اونکے حوالہ کردئے جاتے ہین۔ مگر رفتہ رفتہ وہ ایسی ہیرا پھیری کی فکر مین لگے رہتے ہین کہ جیسے بنے گورنمنٹ بہادر کا سارا خزانہ اپنے ہی گھر مین بھرلین۔ اور جیسے خود مفلس و قلاش اور گورنمنٹ کے دست نگر ہین ویسے گورنمنٹ کو اپنا دست نگر بناکر چھوڑین ہمیشہ وہ اپنی کرتوتون کو بلی کے گو کی طرح چھپانے کی کوشش کرتے رہتے ہین مگر توبہ! گورنمنٹ کا رعب اقبال بھی کب چھپنے دے۔ ہماری سرکار کا اقبال آخر اوسکو کھود کر نکال ہی چھوڑتا ہے چنانچہ آجکل برھما مین ایک عجیب مقدمہ سرکاری روپیہ کے خورد برد کا وقوع مین آیا۔ ضلع کے خزانچی کے پاس ہر وقت روپیون کی تھیلی آتی جاتی رہتی ہی تھی آپنے ایک دفعہ کچھ روپیہ بھیجا اور اوس مین صرف .. ہم نوٹ کی تھیلے اور باقی تانبے کے سکے بھر کر بوجھ پورا کر

چلت کردیا

کر آگے جاکر یہ بلا دوسرے کی سر پڑیگی۔ مگر بھید کھل گیا۔ آخر خزانچی صاحب نے جھٹ پٹ چھ سو روپیے بھیجکر اپنا پیچھا چھڑا لیا۔ اور صاحب ضلع نے بھی چشم پوشی کی اور صرف تنبیہ پر اکتفا کی کہ آئندہ خیال رکھو۔ مگر حضرت کو چسکا جو پڑگیا وہ کیسے چھوٹتا۔ آپنے یہی طریق جاری رکھا۔ اور آخر مین دو ہزار روپیہ اوڑا گئے۔ بھلا اتنی بھاری رقم کیسے ہضم ہوسکتی تھی۔ ان حضرت کو جب یہ خبر ملی کہ بھنڈا پھوٹ گیا۔ چٹ پٹ ہوگئے۔ اور ایسے روپوش ہوئے کہ پولیس بھی تاکتی رہ گئی۔ صاحب ضلع تک یہ معاملہ ہوتا تو وہ چشم پوشی ہی کرجاتے مگر معاملہ آگے بڑھکر لاٹ صاحب تک پہونچ چکا تھا۔ بھلا وہ کیسے چشم پوشی فرما سکتے تھے۔ چنانچہ حضور لاٹ صاحب نے اس رقم کو سلہ دینے کے یون پورا کیا کہ نصف رقم جرمانہ کی طرح ملازمین متعلقہ سے وصول کی سو روپیہ اوزنگ ٹریزری افسر کو درجہ چہارم کے منصب مین سے نیچے گرادیا اور حکمدیا کہ تنخواہ مین بھی کمی مذکور کا تین آٹھوان حصہ ادا کرنا ہوگا۔ افسر خزانہ بھی کورانہ بچا اور اسطرف ترا رجوع ہوا اسکو اپنے گریڈ مین سے آدمیون کے نیچے کردیا۔ اور رقم مذکور کا ایک آٹھوان حصہ اسکی تنخواہ سے پورا کرینگے۔ غرض کہ یہ مثل پوری پوری صادق آگئی کہ ایک مچھلی سارے جل کو گندا کرتی ہے کہ کیا دھرا ایک کا اور آئی گئی سب پر۔ ہمارے خیال مین یہ بہت ہی عمدہ انصاف ہوا کہ سب کے کان ہو گئے۔ اب سب کان ہو گئے ہونگے کہ ایسا مادہ بھی نکلے۔ یا کوئی خزانہ کی توڑ نکالی فکر کرے۔ سکو پہلی ہی چپل کا رستہ بتادینا

بالکل مفلس ہوگئے

نامعقول ڈچون کی سفلہ حرکتون سے اب یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے انگریز بہادرون نے انکا اچھی طرح پھیتین نکال دیا۔ اور انہین اتنی طاقت بھی نہین رہی کہ ہمارے گورون کی بوچھار کے مقابلے مین ایک گولی بھی چلا سکین۔ اسکا ثبوت اسی سے ظاہر ہے کہ اور کچھ نہین بن پڑتی تو ہر جگہ ہمارے سامان رسد پر حملہ کر بیٹھتے ہین تاکہ کچھ سامان ہتھے چڑھگیا تو بمصداق عطائی تو بہ لقائی تو ہمارے ہی مقابلہ مین اوسکا استعمال کرین چنانچہ اسی ہفتہ مین تین مقام پر محافظین کی قلیل تعداد دیکھکر سامان رسد پر حملہ کردیا۔ مگر بھلا ہمارے بہادرون کے مقابلہ مین اونکی کیا ہستی ہے ہمیشہ منھ کی کھائی اور ناکامی ہی کی منحوس صورت دیکھنا نصیب ہوئی۔ مقام ... پر ... سپاہی کام آئے۔ ... اور ... کے درمیان ۲۰ فوج کام آئے۔ اسی مقام پر دوسرے مقابلہ مین ۴۴ سپاہی مجروح و مقتول ہوئے۔ ہمارا بھی تھوڑا سا جانی نقصان ہوا۔ مگر سامان رسد سے ایک تنکا بھی ہمارے سپاہیون نے ڈچون کے ہاتھ لگنے نہ دیا۔ شریر النفس ڈچ ایسی کس مپرسی کی حالت مین اپنی ضد سے باز نہ آئے۔ اور آزادی کا جن انکے سر پر اس بے ضابطگی سے سوار ہوا ہے کہ اوترنیکا نام نہین لیتا۔ مگر نامعقول یہ نہین خیال کرتے کہ جب ہمنے اپنی پوری قوت سے مقابلہ کیا تو کیا پالیا۔ جناب حالت بہ ست وپاپنی مین کوئی سرخروئی حاصل کرینگے اسکے علاوہ پہلے تو ہماری بہادر فوج وہان کے رستون سے ناواقف ہونیکے باعث کہین کہین زک اوٹھایا کرتی تھی مگر اب تو رستون کی ہر پہاڑی ہر ندی نالے اور ہر گلی کوچہ سے واقف ہوگئی

امورِ مملکت خویش خسروان دانند

یورپین سلطنتوں کے پولیٹیکل معاملات کچھ ایسے پیچیدہ ہو رہے ہیں کہ انکی باہمی دوستی و دشمنی پانی کا حباب ہو رہی ہے۔ جرمنی اور فرانس ہی کو دیکھو کہ انکو کبھی باہمی اتفاق کی صورت دیکھنا نصیب نہیں ہوئی تھی۔ ہمیشہ ایک دوسرے کی مخالفت ہوتی رہی۔ اور اب انہیں سلطنتوں کو دیکھئے کہ گہری دوستی کا دم بھر رہی ہیں۔ دوستانہ پیامات بھیجے جا رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی بڑی سرگرمی سے آؤ بھگت کرتا ہے۔ گویا ان دنوں سو چولی دامن کا سا ساتھ رہا ہے۔ برلن میں گارڈز کا پریڈ ملاحظہ کرنے میں دو فرینچ افسر شامل ہوئے تھے۔ اور جب شہنشاہ ولیم کی ضیافت میں شامل ہوئے تو شہنشاہ موصوف نے فرینچ افسروں اور فرینچ فوج کی ہمت و شجاعت کی بڑی تعریف کی۔ مگر اس کے ساتھ ہی پرانی مخالفت کا بھی ایک مناسب پیرایہ میں ذکر کر دیا اور کہا کہ یہ پہلا ہی موقع ہے کہ چین میں فرانس اور جرمنی کی فوجیں متفق ہو کر لڑی ہیں۔ روس نے بھی زمانہ کا رخ دیکھ کر جرمنی سے دوستانہ تعلق پیدا کرنا چاہا۔ اور ایک تار روانہ کیا جس میں شہنشاہ ولیم کی اس امداد کا شکریہ ادا کیا ہے جو انہوں نے معاملۂ چین میں کی اور کاونٹ والڈرسی کی قابلیت اور مدبری کی بھی بڑی تعریف کی ہے کہ انہوں نے ایسے اہم اور لاینحل معاملہ کو آسانی اور خوبی سے رفع دفع کیا۔ اور اپنی ہی بات رکھ لی ہے غرضکہ ہر سلطنت کے دل پر ایک دوسرے کا خوف اس قدر مسلط ہو گیا ہے کہ صلح و مدارات ہی سے پیش آنا مناسب سمجھا جاتا ہے۔

ہم نہیں خیال کر سکتے کہ ان کے دل باہمی کدورت سے کس قدر صاف ہیں۔

سر کٹ گیا دھڑ باقی ہے

دھنی سرحدی تو جیسا کچھ رعایائے انگریزی اور سرکار دولتمدار کو دق کرتے رہتے ہیں یہ تو ظاہر ہی ہے مگر یہ لوگ سرکاری مال یا ڈاک وغیرہ پر ہاتھ صاف کر جاتے تھے اسی وجہ سے ہماری گورنمنٹ کو بہت کم غصہ آتا تھا۔ کیونکہ اسکے پاس مال و دولت کی کیا کمی ہے لٹا کر یہ کہاں تک لوٹیں گے۔ اسکو اسکی پرواہ بھی نہیں تھی۔ مگر گورنمنٹ بہادر کو اسوقت جوش آیا جبکہ وہاں کے ڈاکوؤں نے رعایا پر ہاتھ پھیری شروع کی کیونکہ سرحد پار چند وحشیوں نے قزاقی پیشہ اختیار کر لیا تھا جو ہمیشہ رعایا کو ستاتے رہتے تھے۔ قاضیخان ملن سب کا گروہ تھا گویا دھنی گرگے اسکی تاک میں ہمیشہ لگے رہتے کہ کسیطرح ہاتھ پڑے۔ مگر وہ ایک آفت کا پرکالہ۔ انکی خوشبو پاتے ہی چوکڑی بھرتا نکل جاتا تھا اپنے لیے خوارین کے ساتھ انگریزی علاقے میں بہت سے ڈاکے ڈالے سیکڑوں کو لوٹا گھاٹ اتارا مہیوں مہاجنوں سے روپیہ اینٹھا۔ ضلع کنگ میں کوئی ایسا نہیں جو قاضیخان کے نام سے نالاں نہ ہو۔ کوئی ساہوکار ایسا نہ ہو جو ترساں و لرزاں نہ رہا ہو۔ [illegible] بزرگ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاضیخان پولیس کے ہاتھ چڑھ گیا تھا۔ مگر خوبی قسمت سے ہاتھ سے نکل گیا۔ اسکی تفصیل یوں ہے کہ قاضیخان علاقہ انگریزی کی ایک مسجد میں دین دنیا سے بے خبر لمبی تانے پڑے تھے۔ لوگوں نے جو دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ وہی حضرت ہیں۔ ہماری قسمت کی خوبی کہ بغیر محنت اور کوشش کے دل کی مراد بر آئی۔ اسکے پھانسنے کی ایسی تدبیر کرو کہ کسیطرح پھر نکل ہی نہ سکے جھٹ پولیس کو اطلاع دی اور جھٹ ایک سوار رسالہ وہاں آن پہنچا۔ اور اسکے آرام میں کھنڈت ڈال دی اور گرفتار کرکے کوہاٹ کی راہ لی

گرو جی کا پارسل ہو گیا

یہ سنتا ہی تھا کہ لگے سٹ پٹانے۔ آخر یہی سوجھا کہ کسی طرح بھی جلد کر چھٹکارا ہو۔ آخر چلتے سے آکر پیادوں کو [illegible] برکش کر ہی دی اور یار سے جھڑ الگ گئے۔ بیچارے پیادے دانت منہ پھیلا کے رہ گئے۔ مگر اسوقت سے ان کمبختوں کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے۔ اور کھلے بندوں ڈکیتی اور لوٹ مار شروع کر دی۔ پولیس کو بھلا چین کہاں ہو۔ تمام اس کی تو تنخواہ ہی کھاتی ہے۔ ایک ایک [illegible] تصنیف کرتی رہی۔ چنانچہ پولیس افسر نے ۵۰ آدمی منتخب کرکے حکم دیا کہ ڈاکوؤں کی خفیہ کاروائیوں کی نگرانی کرتے رہو۔ اور انکی نقل و حرکت پر باریک نظر رکھو اور جو انگریزی حد میں داخل ہونے سے روکو اور خیال رکھو کہ ان لٹیروں کی امداد پر کوئی فرقہ تو نہیں ہے۔ بس جب یہ انتظامات کچھ کچھ نفع تو ظہور میں آیا کہ گذشتہ جنوری سے اب تک صرف ایک ہی واردات ڈاکہ کی ہوئی اور اسی واردات کے بعد پولیس کمشنر کو خبر لگ گئی کہ ہاتھی خیل اور ملک شاہی قوم کے ان لٹیروں کی پشت پر ہیں۔

بس پھر کیا تھا کمشنر صاحب پولیس کو ایک گر ہاتھ لگا جھٹ ان بزرگان اور طائفوں کے سرگروہوں کو بلا کر خوب خوب (بقول اہل پنجاب) ڈانٹ بتائی۔ اور کہا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ تم لوگ در پردہ قاضیخان کو مدد دیتے ہو۔ خیریت اسی میں ہے کہ تم قاضیخان کو زندہ گرفتار کرکے ہمارے حوالے کرو اور بہت جلد اس حکم کی تعمیل کرو ورنہ ہر سردار سے پانچ ہزار روپیہ جرمانہ دھروا لوں گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہی ہفتہ کے اندر ان لوگوں نے قاضیخان کو کمشنر صاحب کے حوالے کیا۔ کمشنر صاحب نے جھٹ پٹ اس کو حوالات میں داخل کر دیا کہ کہیں پہلا سا معاملہ نہ ہو جائے۔ اب قاضیخان مزے اڑا کر کوہاٹ کی جیل کا [illegible] قیدی ہی کیا دھری [illegible] مگر ان ڈاکوؤں کا سر کٹ گیا دھڑ

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندہ جہاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
منشی احمد صاحب	کلکتہ	[illegible]	
سید فتح حسین صاحب	بردوان	[illegible]	[illegible]
[illegible] بخش صاحب	〃	[illegible]	〃
منشی حاجی بابو صاحب	کلکتہ	[illegible]	
[illegible]	لشکر گوالیار [illegible]	[illegible]	مولوی [illegible] صاحب
عبد [illegible] صاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] حسین خانصاحب	〃	[illegible]	〃
سید ہدایت علی صاحب	〃	[illegible]	〃
عبد اللطیف خانصاحب	〃	[illegible]	〃
خواجہ عبد اللہ صاحب	〃	[illegible]	〃
عبد اللہ [illegible] صاحب	〃	[illegible]	〃
رحیم بخش صاحب	〃	[illegible]	〃
نائب [illegible] اسمعیل خانصاحب	〃	[illegible]	〃
سید [illegible] حسین صاحب سوار	〃	[illegible]	〃
احمد [illegible] صاحب [illegible]	〃	[illegible]	〃
[illegible] سوار [illegible] خانصاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] علی خانصاحب	〃	[illegible]	〃
شیخ [illegible] صاحب مددگار	〃	[illegible]	〃
[illegible] صاحب [illegible]	〃	[illegible]	〃
[illegible] شیخ [illegible]	〃	[illegible]	〃
[illegible] حسین خانصاحب سوار	〃	[illegible]	〃
شاہ [illegible] خانصاحب [illegible]	〃	[illegible]	〃
[illegible] محمد [illegible] خانصاحب	[illegible]	[illegible]	〃
حافظ [illegible] خانصاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] صاحب [illegible]	〃	[illegible]	[illegible]

ہندی مسلمانوں کی فیاضی

نام	مقام	رقم	معرفت
[illegible] خانصاحب [illegible]	لشکر گوالیار [illegible]	[illegible]	[illegible] صاحب
[illegible] صاحب	[illegible]	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب	〃	[illegible]	〃
سید [illegible] شاہ صاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] خان صاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] علی خانصاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] صاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] حسین صاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] خان صاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] سید محمد [illegible]	〃	[illegible]	〃
[illegible] احمد صاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] محمد خانصاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] محمد خانصاحب	〃	[illegible]	〃
سید [illegible] صاحب	〃	[illegible]	〃
شیخ [illegible] صاحب سوار	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب سوار	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب سوار	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب سوار	〃	[illegible]	〃
سید [illegible] صاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] الدین صاحب	〃	[illegible]	〃
محمد [illegible] خانصاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب	〃	[illegible]	[illegible]
احمد حسین خانصاحب	〃	[illegible]	〃
شیخ [illegible] صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہندی مسلمانوں کی عالی حوصلگی

نام	مقام	رقم	معرفت
سید [illegible] علی صاحب	[illegible] گوالیار [illegible]	[illegible]	مولوی [illegible] صاحب
[illegible] اللہ خانصاحب	〃	[illegible]	〃
شیخ [illegible] الدین صاحب	〃	[illegible]	〃
محمد خانصاحب سوار	〃	[illegible]	〃
اسمعیل خانصاحب [illegible]	〃	[illegible]	〃
[illegible] صاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] الدین صاحب	〃	[illegible]	〃
ولی محمد صاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] حسین خانصاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب سوار	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب سوار	〃	[illegible]	〃
[illegible] حسین خانصاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب [illegible]	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب سوار	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب [illegible]	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب [illegible]	〃	[illegible]	〃
محمد [illegible] خانصاحب	〃	[illegible]	〃
محمد [illegible] خانصاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب سوار	〃	[illegible]	〃
سید [illegible] صاحب	〃	[illegible]	〃
[illegible] خانصاحب [illegible]	〃	[illegible]	〃
شیخ [illegible] حسین صاحب	〃	[illegible]	〃

[illegible]

میزان	[illegible] ۶۵
ہفتہ سابقہ	[illegible]
میزان کل	[illegible]

قومی پالسی

انگریزون کو جو تجارت سلطنت وغیرہ ہر کام مین روز افزون سرفرازی حاصل ہو رہی ہے اسکی وجہ صرف باہمی اتفاق ہے - انکی مدبری کا سب سے بڑا اصول یہی ہے - اور اسیکی بدولت سارا زمانہ انکا لوہا مانے ہوئے ہے - ذرا ذرا سی بات مین انہین اپنی قوم کا خیال ہوتا ہے کہ ایک کوڑی بھی اپنے لوگون کے ہاتھ مین جاتی ہو تو اسے غیر کے پاس جانے نہ دینگے - برٹش انجنیرون نے چند روز پر ہڑتال مچائی تھی اسلئے ہندوستان کی ریلوے کمپنیون کو ریلوے کے متعلق سارا سامان امریکا سے منگوانا پڑا - اسپر پارلیمنٹ مین بہت بڑی بحث ہوئی تھی اور تمام ممبرون نے ریلوے کمپنیون کی اس کارروائی کی سخت شکایت کی - سر الفرڈ ہکمن نے بڑے پر زور الفاظ مین اسکی مخالفت کی جسکے جواب مین لارڈ جارج ہملٹن نے لکھا کہ حالت مجبوری مین کمپنیون کو یہ کارروائی کرنی پڑی - اسلئے کہ تمام برٹش کارخانون کے بند ہو جانیکے باعث اپنی ضروریات بہم پہنچانیکے لئے کمپنیون کو امریکا کی طرف رجوع کرنا پڑا - ورنہ ہمارا تو یہ اصول ہے کہ دنیا بھر کے کسی کارخانہ کو برٹش کارخانون پر ترجیح نہ دینگے - ہمارے ہندوستانیون کو اس اتفاق سے سبق حاصل کرنا چاہئے - انکا تو یہ حال ہے کہ دیسی ساخت کی کوئی چیز انکی نظرون مین بھلی نہین معلوم ہوتی - ولایتی اشیا کی طرف اسقدر رغبت ہے کہ اگر جو پسند کرینگے تو وہ بھی ولایتی اب بھلا انکے ملک کی صنعت و حرفت مین ترقی ہو تو کس صورت سے - جب یہ خود اپنی چیز دیکھ کر ناپسند کرین تو غیر قومین کیا خاک پسند کرینگی اور پھر کیونکر بس برتی ہو -

حاسد کے منہ مین خاک

آجکل عیسائی اخبارات کو اسلامی سلطنتون سے ایسا خدا واسطے کا حسد و بغض ہو گیا ہے کہ ہمیشہ انکی نسبت ایک نہ ایک غلط خبر اڑاتے رہتے ہین مگر دروغ را کے فروغ باشد - آخر جب یہ بات کھل جاتی ہے تو اپنا سا منہ لیکر رہجاتے ہین - انہون نے سلطان المعظم کی نسبت کیا کیا کچھ افترا پردازیان نہین کین - انتظام حکومت پر کیا کیا نکتہ چینیان نہین کین مگر آفتاب پر دھول ڈالنے سے کہین وہ سیاہ ہو جاتا ہے بلکہ آسمان پر جو تھوکے اوسیکے منہ مین گرے - جب ترکی فوجون کی جرأت و شجاعت اور سلطنت کی حسن انتظام کے ڈنکے بجگئے تو مخالفین کے منہ پر ہوائیان اڑنے لگین - اپنے الفاظ واپس لیتے ہی بن پڑی لیکن بیچاری بلا دور - ترکی سلطنت کیطرف سے منہ کی کھائی تو اب گورنمنٹ ایران کے منہ آنے لگے کیا کیا جائے - اصل بات تو یہ ہے ؎ نیش عقرب نہ از پئے کین است ؛ مقتضای طبیعتش این است - اسلام کی روز افزون ترقی نے انکی آنکھون پر حسد کی پٹی باندھ دی ہے - انکو سوائے اسکے اور کچھ نہین سوجھتا کہ بغض و حسد کی آگ جو انکے دل و جگر کو جلا کر خاک سیاہ کر رہی ہے اسکو اسی کمینہ طریقہ سے فرو کرین - شاہنشاہ مظفر الدین والی ایران کی نسبت جرمنی کے کولون گزٹ نے یہ خبر اڑائی تھی کہ خدانخواستہ خدانخواستہ انکو [illegible] ناسکا ہو گیا ہے بین علل و ضعف جسمانی کے انکو مرض گردہ بھی لاحق ہو گیا ہے مگر جب یہ خبر لنڈن ٹائمز مین چھپی اور ایرانی سفیر متعینہ لنڈن کی نظر سے گذری تو انہون نے اسکی تردید کر دی - بھلا یہ تو فرمائیے کہ اس جھوٹی خبر کے اڑانے سے ممدوح کا کیا گیا بلکہ حاسد کو سبکی نظرون مین ذلیل خوار ہونا پڑا -

آخر راہ پر آگیا

دول یورپ کے مضبوط پنجے نے چین کی گردن ایسی دبوچ لی ہے کہ جو چاہتے ہین اوس سے قبول لاتے ہین - پہلے تو چین نے دول یورپ کی شرائط صلح کو مان لینے مین بہت پس و پیش کیا - اور ادہین طرح طرح کی مین میخ نکالی مگر جب دیکھا کہ زبردست اعدا کے سنتے نہے - تو آخر جھک مار کر قبول کرنا ہی پڑا - اب تاوان جنگ کا سوال زیر بحث تھا - تاوان جنگ کی رقم سنتے ہی چین کی تو جان نکل گئی تھی مگر کیا کرتا قہر درویش بجان درویش ماننا ہی پڑا - مگر اسکی خست کو تو ملاحظہ فرمائیے کہ اتنی بڑی رقم کا دینا تو منظور کر لیا مگر ضد تھی تو یہ بات پر کہ ہم ۴ فیصدی سود دینگے - سود دینے کی بھی خوب کہی - ارے حضرت پہلے خود مختاری تو حاصل کر لیجئے پھر اپنے حسب مطلب قول و قرار کیجئے - اسوقت تو دول یورپ کا یہ بندہ زر خرید بنا ہوا ہے - گھوڑے کی باگ اونکے ہاتھ مین ہے جہان چاہتے ہین موڑ لیتے ہین - اور پھر اگر منظور کرنا تھا تو تاوان جنگ کا ادا کرنا ہی منظور تھا - یہ کیا کمینہ پن کی بات ہے کہ ۴ فی صدی سود دینے کی ضد ہے -

لیکن دول یورپ بھی ایسی ہاتھ دھو کر اسکے پیچھے پڑی ہین کہ اسکی ایک بات ماننا بھی وہ خلاف شان سمجھتے ہین - صاف جواب دیدیا کہ اگر اپنی سلطنت کی خیر چاہتے ہو تو جو ہم کہتے ہین بلا چون و چرا مان لو -

اب ان کی کیا مجال تھی کہ انکار کرتے کیونکہ یہ تو معلوم ہی تھا کہ ذرا بھی نان نکر کی اور بلا نازل ہوئی - ناچار ناچار اوسنے یہ اعلان نافذ کر دیا کہ ہم ۴ فیصدی کے حساب سے ۴۵ ملین تاوان جنگ دینے پر راضی ہین -

معرکہ آرائی

کبھی ترقی کبھی تنزل کبھی عروج و زوال دیکھا
جسے کہ کہتے ہیں مہِ کامل اوسی کو ہم نے ہلال دیکھا

ہماری سوانح عمری

انقلاب

قدیم وضع پہ قایم اگر رہوں اکبر تو لوگ کہتے ہیں سید یہ رنگ ہے میلا
جدید وضع اگر اختیار کرتا ہوں خود اپنی قوم مچاتی ہے شور واویلا
جو اعتدال کی کہیے تو وہ ادھر نہ ادھر زیادہ حد سے دیا سب نے پاؤں ہے پھیلا
ادھر یہ ضد ہے کہ لیمنڈ بھی چھو نہیں سکتے ادھر یہ دھن ہے کہ ساقی صراحی مے لا
ادھر ہے دفتر تدبیر و مصلحت ناپاک ادھر ہے وحی ولایت کی ڈاک کا تھیلا

غرض دو گونہ عذاب است جان مجنون را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

دنیا چار حصوں پر تقسیم ہوئی - یورپ - ایشیا - افریقہ - امریکہ - ہماری سوانح عمری کا تعلق ایشیا سے ہے - اور ایشیا کا بڑا جز ہندوستان اور ہندوستان کی جانب ممالک مغربی و شمالی - اور ممالک مغربی و شمالی کا ذرہ نمایاں ریاست رامپور ہے یہیں ۱۸۶۴ء میں عالم آب و گل میں آیا - اور بفضل خدا اس وقت تک اپنی عمر کے ۴۷ درجے طے کر چکا ہوں - میری قوم کا سلسلہ بہت جلد کابل کے پہاڑوں سے جا ملتا ہے - میری عمر کے بہت حصے دہلی اور گجرات کاٹھیاواڑ وغیرہ میں گذرے مگر اب مجھے میرے محسن کی عنایتوں نے رامپور بلا لیا میں نے اپنے اس ۴۷ سال کی عمر میں عجیب عجیب انقلاب دیکھے کہ اگر ان کو تحریر کروں تو شاید اخبار کا کالم وفا نہ کریگا - حضرت پھر کچھ فرمائیے تو کیا کیا دیکھا - اچھا جب جی کیا بتائیں - ہمارے تو ہوش ایسے اوڑ گئے جیسے محمد امیر خانصاحب حالات میں سے الگ رہ کر چلتے ہو گئے یا ہزاروں نامہ نگاروں کی لیاقتوں کے لئے یہ توفی کا گروہ چڑھ گیا - یعنے جو مضمون ہمنے اخبار جام جمشید میرٹھ کو دیا تھا - ایک نامہ نگار صاحب نے جھٹ دوسرے ہفتہ یعنے ہمارے مضمون کے لفظ لوٹ پوٹ کے اپنے نام سے دے بیٹھے - او قربان اس صفائی کے حضرت یہ تو آپکے رمز کنایے ہیں - ہمیں تو آپ انقلاب کا حال سنئے - او جناب کیا سنائیں - آپنے سنا ہوگا کہ محمد امیر خانصاحب عرف امی خان سابق منصرم اصطبل سرکار اور جنکو ہماری سرکار عالی تبار دام ملکہم نے خیانت کے جرم میں حوالات فرمایا تھا - وہ موقعہ پا کر حوالات سے بھاگ گئے - اب سرکار سے ان کا پانسو روپیہ کا اشتہار بھی ہو گیا ہے - غالباً پکڑے جائیں گے خیال کیجیے کہ یہ وہی امی خان ہیں جو کسی کا سلام نہیں لیتے تھے - اور سنئے ایک صاحب جن کو رامپوری ناظرین سمجھ گئے ہوں گے - چار روپیہ کی میانجی گری سے صاحب مال و منال بن بیٹھے - اب اونکو لوگ لالا کے تحفے چڑھانے لگے - مگر پھر وہی مثل ہو گئی کہ سلیمان وصی کے وصی انکا ابھی کیا زمانہ تھا - اعداد سے پہلے کیا تہا اور اب کیا ہو گیا -

اور سنئے فیاض بہادر خان کلن خان - ابنیو پرشاد - علی حسین خان - چار دن آدمی برخاست ہو گئے - سرکاری بازار خانہ ٹوٹ گیا - پرندے نیلام ہو گئے - سب پہلا یہ کہ ہمارے والی ملک حضور پر نور والی ریاست رامپور کی طبیعت ناساز ہے خدا جلد ہمارے پیارے اور شفیق ہز ہائنس کو شفاء کلی عطا فرمائے -

شہنشاہ ایڈورڈ کی حرفی صفات

پہلا حرف (الف) ہے - اس حرف کے لغوی معنے مرد مجرد کے ہیں - اور مرد مجرد کے خصائل اکثر جن اشخاص میں ہیں جو محتاج بیان نہیں یعنے مرد مجرد کیواسطے جو خصائل ہونا ضرور ہیں - یاد خدا - ادائے فرائض - پرہیزگاری مذہب - فسق و فجور سے بری - زناکاری سے پرہیز عز یہ سب باتیں مجرد کی طبیعت میں ہونا ضروری ہیں اور یہ سب وصف ہمارے شہنشاہ میں موجود ہیں - علاوہ برین شعرا الف قامت معشوق کو کہا کرتے ہیں اور معشوق ہر شخص کو تمام چیزوں سے پیارا ہوتا ہے - ایسے ہی ہمارا بادشاہ بھی ہمکو ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے بس اب مجھکو زیادہ شرح کرنیکی ضرورت نہیں اس سے ہر شخص جان سکتا ہے کہ جب ہمارے بادشاہ کے نام کا پہلا حرف اتنی خوبیوں سے مملو ہو تو خاص بادشاہ کی ذات میں کتنی خوبیاں ہونگی - اب چونکہ حرف اس عدد کا ایک ہے لہذا ہمارا بادشاہ بھی جراءت ہمت - دلاوری - فیاضی - رعایا پروری - منصفی - عدل گستری میں ایک اور فرد ہے - چونکہ یہ حرف فارسی میں اتنے معنوں میں استعمال پاتا ہے جو تحت میں بیان کرونگا لہذا اسکے ہر معنی کے متعلق ہمارے بادشاہ میں بڑا سا خوبیاں موجود ہیں - الف کا استعمال اتنی جگہ ہوتا ہے - اصلی - وصلی - کثرت - فاعل - مصدر - قسم - اتصال - عطف - زائدہ - دعا - متکلم - تحسین - ندا - تمنا - بدل - سلب - محذوف - اشباع - اگر سب کی کیفیت بیان کروں تو ناظرین کو طول ہو جائیگا - لہذا اب ہمارے بادشاہ کی خوبیوں کو خود تصور کر لو - دوسرا حرف ڈی ہے - اس حرف کے لغوی معنے اوس دودھ کے ہیں جو بعد پینے بچہ کے پستان مادر میں باقی رہتا ہے - چونکہ اس حرف کے لغوی معنے خود ہمارے بادشاہ کی فیض یابی کی دلیل ظاہر ہیں لہذا ہمکو چنداں تشریح کی ضرورت نہیں - خیر مگر اپنے ناظرین کے سمجھانے کے واسطے کچھ عرض ہے - اس حرف کو تتاہ تحتانی کہتے ہیں اور تحت کے معنے پستی کے ہیں اور پستی زمین کو کہتے ہیں - اور اس حرف کی دائرہ کی صورت گول ہے مثل گیند کے - اور گیند کو مشابہت دیتے ہیں دنیا سے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے بادشاہ

روئے زمین کے بادشاہ ہوں گے۔ حریف گیر یہ بات کہیں ہے گے کہ پستی کے معنی زمین کے نہیں ہو تو نامہ نگار نے دل سے بنا لئے لہذا اگر یہ اعتراض وہ کریں تو بجا ہے مگر چونکہ پہلا حرف بادشاہ کے نام کا الف ہے اور آسمان کا سر حرف بھی الف ہے تو معلوم ہوا کہ دونوں ناموں کے سر حرف میں ایک قسم کی نسبت ہے اب الف کے بعد چونکہ ہمارے بادشاہ کے نام میں (ی) واقع ہوئی اور اس حرف کا نام تحتانی بیان کرتے ہیں اور تحت کے معنی پستی کے ہیں چونکہ دو زبان حرف برابر واقع ہوئے اور ایک حرف سے ہم نے مشابہت دی آسمان کو اور آسمان کے مقابل کی ہی زمین اور الف کے محاذی میں واقع ہوئی (ی) تو ضرور ہوا کہ ہم (ی) کے معنی زمین کے لگا لیں اس کے اوصاف اوپر بیان کر چکا ہوں بار دگر ضرورت نہیں لہذا اس حرف سے ثابت ہے کہ ہمارا بادشاہ سب بادشاہوں سے افضل ہے۔ تیسرا حرف (د) ہے اس حرف کے لغوی معنی زن فربہ کے ہیں اور اکثر جگہ دلیل اور رہنما کے معنوں میں یہ حرف آتا ہے چنانچہ خسرو فرماتے ہیں۔ شعر۔ در کرم میم دگر برکشادہ دال برحمت شدہ آن در کشادہ۔ اور عدد اس حرف کے بحساب ابجد چار ہیں اور دنیا میں چار حصوں پر منقسم ہے اسی وجہ سے دنیا کے ہر چہار حصہ ہمارے بادشاہ کے زیر حکومت ہیں۔ چوتھا حرف (د) ہے اس حرف کے لغوی معنی کوہان شتر کے ہیں مزاج اس کا بادی ہے تعلق اس حرف کا ستارہ مشتری سے ہے اور مشتری کا حرف اول میم ہے یہ بات ظاہر ہے کہ مشتری کیسا سعد اکبر ستارہ ہے جسکے بیان سے مجکو چنداں ضرورت نہیں جیسے

ہندی اور سکے نام سے ظاہر ہے وہ خود اوس کی دلیل ہے۔ اور مشتری کا سر حرف میم ہے اور میم میں بہت سے اوصاف ہیں اس حرف کا برج اسد ہے جس کو ہندی میں سنگھ کہتے ہیں اس برج کے صورت شیر کی سی بجنا چاہئے کہ ہمارے بادشاہ کے شیر ہونے میں کس کو کلام ہو سکتا ہے علاوہ بریں میم کی لغوی معنی خرما کے دراز کے ہیں خیال کیجئے کہ خرما کیسا اعلی میوہ ہے اور پھر اوس کے ساتھ خرما کے دراز ہونا فیض بابی کی دلیل ہے۔ پانچواں حرف (ر) ہے اس حرف کے لغوی معنی کینہ جوئی ہیں اور یہ حرف فارسی میں لام سے بدل جاتا ہے جیسے ابو شکور بلخی کہتا ہے۔ شعر۔ آب انگور آب نیلوفل ؛ مرمرا از عبیر مشک بدل۔ اب (ر) چونکہ لام سے بدل گئی اور لام کے لغوی معنی اوس کاسہ کے ہیں جو بچہ کے کان کی گرد بار واسطے آسیب نظر کے لگا دیتے ہیں یہ دلیل ہے اس بات کی اور خداوند کریم آپ کو آسیب سے ہمیشہ محفوظ رکھے گا۔ چھٹا حرف (د) ہے چونکہ اس حرف کے لغوی معنی زن فربہ کے ہیں اور آپ مرد ہیں لہذا آپ کے نام کے (د) بقاعدہ فارسی ت سے بدل گئی جیسے دراج سے تراج آتا ہے اور (ت) کی لغوی معنی خمیر کے ہیں اور انسان میں چار چیزوں کا خمیر ہے پہلا عنصر آتش ہے آپ کا قہر دشمن کے واسطے آتش غضب۔ دوسرا عنصر باد ہے۔ ہوا و ہوس سے آپ کو نفرت۔ تیسرا عنصر آب ہے۔ آب کے آپ شناور کر زمانہ بانی ہوئے ہے۔ چوتھا عنصر خاک ہے آپ میں انکساری کی عادت سب سے زیادہ ہے خدا ہمارے بادشاہ کو سر پر قائم رکھے آمین۔ ہمارے بادشاہ کہ جس کے نام میں اتنی خوبیاں موجود

ہیں ہمیشہ ہمارا سرپرست خدا رکھے۔
(منشی زور بیان)

(۱) اسوقت معلوم ہوا کہ محمد امیر خان عرف آغا سفر مرسابق اصطبل جن کا اشتہار ہماری طرف سے پکڑ دے گئے اور آپہونچ گئے۔

(۲) ہمارے حضور پرنور کی طبیعت فضل خدا سے اب بالکل صاف الحمد ہمارے حضور کو ہمیشہ تندرست رکھے۔

(۳) جمعہ کے دن ۳۰ تاریخ کو سرکاری نمبر بڑے تزک کے ساتھ اور تھا مہد وقوں کی باڑ اڑ دی گئی جاتی تھی۔

(۴) جن صاحبوں اعلی حضرت والے نامہ نگاروں نے میرا اخباری نام اور میرے مضمون چھاپے ہیں اون سے اب کے ہفتہ میں ملاقات کروں گا اور اس ہفتہ ناول کا سلسلہ بھی بسبب چند وجوہات کے بند رہا لہذا معافی مانگتا ہوں انشاء اللہ وہ بھی پیش کروں گا۔

پست ہو جاتا ہے رتبہ جو بڑھے حد سے قدم
آفتاب اوج پہ اونچا ہو تو ڈھلتا ہوجائے

چاپلوس طرارے ہمارا نامہ نگار راندہ ریاست ملاحظہ ہو

ریاست سروہی کا نیا قانون

گذشتہ ہفتہ میں ہم نے اپنے ناظرین پر اس امر کو جتلایا تھا کہ راجہ صاحب سروہی نے اپنے ملازموں کا انتخاب کرنے میں سراسر غلطی کھائی اور ریاست کا کام ایسے شخصوں کے ہاتھ میں سپرد کیا جو ہرگز اوس کے لائق نہیں ہیں آج ایک عجیب اشتہار ہماری نظر سے گذرا کہ جس کی وجہ سے ہم اپنے پچھلے ہفتہ کے مضمون کو چھوڑ کر اس اشتہار کی نسبت رائے ظاہر کرنے پر آمادہ ہوئے اگر فروری

ہدی تو ہم اپنے پہلے مضمون کو کسی آئندہ ہفتہ میں بصراحت سے لکھیں گے۔ اشتہار جس کا اوپر ذکر ہوا ہے ہم ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کا ہے اور مضمون اوسکا یہ ہے کہ کوئی شخص باشندہ سرمور کوئی مضمون کسی اخبار میں بلا پسندیدگی راجہ صاحب نہیں چھپوا سکیگا اور اگر خلاف اس کے چھپوائیگا تو مستوجب سزائے حکم عدول کا ہوگا۔ ہماری دانست میں یہ اشتہار بالکل بے معنی اور واہیات ہے کیونکہ اگر راجہ صاحب کو یہ خیال ہے کہ اون کی رعایا سرکش ہے تو ہمارے خیال میں رعایا سرمور باوجود اس اشتہار کے حالات ریاست پبلک پر ظاہر کرنے سے نہیں رک سکتی وجہ اسکی یہ ہے کہ رعایا سرمور کے احباب عملداری انگریزی میں موجود ہیں کہ جن کے ذریعہ سے وہ ہر قسم کا مضمون اخبارات میں طبع کرا سکتے ہیں اور ظاہر ہے کہ رعایا انگریزی قانون سرمور کے پابند نہیں ہے اور راجہ صاحب سرمور اون کے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے چاہے مضمون کیسا ہی راجہ صاحب کے خلاف مرضی ہو پس راجہ صاحب کی یہ کوشش بالکل عبث ہے اور انہوں نے اپنی لیاقت کا ایسے بے محل طور پر دکھلایا ہے کہ جس سے چھوٹا بچہ بھی عقل کا اتفاق نہیں کر سکتا بلکہ یہ کہنے سے نہیں رک سکتا کہ اشتہار مذکورہ بالا محض نادانی پر مبنی ہے کیا اچھا ہوتا اگر راجہ صاحب بجائے ان اشتہارون کے اپنی رعایا کے خوش کرنے کی کوشش کرتے مگر افسوس ہے کہ اونکو اون کے صلاحکاروں کو اس بات کا خیال تک بھی نہیں راجہ صاحب کو ابھی گدی پر بیٹھے ہوئے دو تین سال سے زیادہ نہیں ہوئے کہ ایسے اشتہار جن سے بے لیاقتی ٹپکتی ہے صادر ہونے لگے وجہ اسکی یہ ہے کہ راجہ صاحب خود کمسن ہیں

کوئی پارلیمنٹ یا کونسل اون کی حرکات سے روکنے والی نہیں ہے کوئی افسر انگریزی خاص ناظم میں یا ریاست کی حدود کے اندر نہیں ہے کہ جس کا خوف اون کی طبیعت پر غالب ہو کوئی علمی تعلیم کالج کی یا فلسفہ کی اون کو نہیں ہے کہ جو خیالات فاسد کے مانع ہو اور کوئی اہلکار اس زور کا نہیں کہ جو اون کی ہاں میں ہاں نہ ملائے پس ظاہر ہے کہ رعایا کی حالت ایسی ریاست میں کیا ہوگی۔ اس بات کو پبلک سے چھپانے کے لئے اشتہار مذکور صادر ہوا ہے کہ رعایا اون مصیبتوں کو جو اوپر رات دن گذر رہی ہیں اور اون بیجا حرکتوں کو کہ جو راجہ صاحب اور افسران ریاست سے اونکو پہونچ رہے ہیں عوام پر ظاہر نہ کر سکے اسمیں شک نہیں ہے کہ راجہ صاحب ابھی ناتجربہکار ہیں اور اون سے غلطی کا ہونا بشریت کی دلیل ہے مگر چونکہ غلطی اصول ہے اور اس سے تمام ریاست پر اثر پڑتا ہے اس لئے نوٹس لینا ضرور پڑا اور راجہ صاحب خود اپنے فعل کا نفع نقصان سمجھنے کے قابل نہیں ہے تو صاحب کمشنر دہلی بالخصوص گورنر پنجاب سے ایسے ضروری معاملہ میں صلاح مشورہ لینے میں کونسی کسر شان تھی۔ کیا تعزیرات ہند میں سزائیں موجود نہ تھی کہ جو بلا سوچے سمجھے دوسرا قانون جاری کر دیا۔ ہم اس مضمون کو اس التماس کے ساتھ ختم کرتے ہیں کہ راجہ صاحب اس اشتہار کو خود سوچکر دیکھ لیں کہ کیا نتیجہ ہے اور افسران انگریزی سے یہ عرض کرتے ہیں کہ رعایا سرمور کو مثل اپنی رعایا کے سمجھیں اور اون کے حقوق محفوظ رکھنے کی صلاح دیں اور صاحب کمشنر دہلی سے یہ التجا کرتے ہیں جو ریاست سرمور کے پولیٹکل ایجنٹ ہیں کہ اگر ریاست کے حالات صاحب ممدوح پر کسی وجہ سے ظاہر کرنے میں قاصر رہیں تو صاحب موصوف خود اس قدر تکلیف گوارا کریں کہ ریاست کے حالات دریافت کرکے رعایا کی بہبودی کی کوشش کریں

(باقی آئندہ)

شیخ زین الدین آفت
مقیم سہارنپور

جُرے پہنے

جناب ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ آپکے ناظرین کو میں ذرا دیر کے لئے ایک ایسے اسٹیج کی سیر کرانا چاہتا ہوں جو از سرتا پا حسرت سے بھرا ہوا ہے۔ اور جس کے انجام پر نہایت افسوس آتا ہے۔ آجکل کے نوجوان طالب علموں کی حالت قابل تاسف ہے مگر یہ تاسف یا افسوس کسی حد تک اپنا کچھ اثر نہیں پہونچا سکتا۔ اگر خاندان کی طرف نظر ڈالکر بحث کیجائے تو فیصدی کی فیصدی غائب اور اگر بنظر ہمدردی عام طور پر تو مشکل سے فیصدی پانچ ایسے ملیں گے جو کسیقدر بمقابلہ ان باقیماندہ کے بڑھے ہوئے ہوں گے۔ جہانتک غور کیا گیا ہے اسکا نتیجہ یوں اخذ کیا جا سکتا ہے کہ فی زمانہ طلبا کو ایک ایسی آزادی دی گئی ہے جو بالکل خلاف اصول ہے اور یہی خرابیاں جو آجکل کے نوجوان طالب علموں میں ہم کو معلوم ہوتی ہیں نہیں ذات شریف کے بدولت۔ ان کا فیض تو شہرہ آفاق ہے۔ یوں بھی کوئی خوش قسمت ہوگا جو ان کی ذات سراپا برکات سے بچا ہوگا۔ ورنہ اپنی خانہ تمام آفتاب است کا مصداق بہت درست ہوتا ہے۔ نئی روشنی کے طالب علم جو بہ حیثیت جنٹلمین رہنا کیا معنے بلکہ ویسا ہی اصول ویسا ہی طرز و طریقہ کو پسند کرتے

ہیں ایزنگ واک کے چہرے سے گہرے ہے چلنا پھرنا سے ہوئے اور ایک بڑی سوسائٹی کے لوگوں میں خلا ملا پیدا کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ نوبت بایں جا رسید۔ کہ وہ جنٹلمینیت کو بالائے طاق رکھکر ادہر معاشوں کے پیرو کار ہوگئے۔ قسم قسم کی خرابیاں اب ان کی ذات۔ خیالات۔ عادات۔ اطوار۔ نشست برخاست۔ طرز گفتگو میں آنے لگیں۔ اور اب یونانیت کے درجے سے گرکر نہایت بتذل خیال کیے جانے لگے۔

والدین جو اس تمنا میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارا سعادتمند لڑکا نمایاں ترقی کرکے کالج یا اسکول سے نکلیگا۔ بے انتہا ڈگری حاصل کریگا۔ گرایجویٹ ہوکر نکلیگا۔ فخر خاندان و باعث نام آوری ہوگا۔ اب نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ اپنی ان کل آرزوں کا خون کر رہے ہیں اور کیسے نہ کریں کیونکہ اب تو اس سے ہاتھ دھو چکے۔

کیا ان لوگوں کے دو مغز میں اسکا خیال نہیں ہوتا کہ ہم ایک بچہ ذخانہ کے مشتاق ہیں دوسرا اور ہمیں کو یہ مجھدار بار کرنا ہے نہیں ہمیں نہیں مجبور ہوتا ہے مگر بڑی صحبت کا برا نتیجہ جواب مذید ہے ان سب نقائص کے بانی ان کے والدین ہوتے ہیں۔ اول تو لاڈ و پیار میں لڑکے کو خراب کرتے ہیں اور اگر یہ بھی نہ سہی تو اسکول میں داخل کرکے پھر کروٹ بلٹ کر نہیں دیکھتے کہ کیا تعلیم پاتا ہے۔ کیسی عادتیں ہیں کچھ خراد پر چڑھایا نہیں یا ابھی تک ویسا ہی ہے۔ جسکا خمیازہ اب اوٹھانا پڑتا ہے اور جو اب اون سے نا قابل برداشت ہے اور تا زیست رونے کو کافی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ ہمیں جان بحق تسلیم کرتے ہیں۔ اودہر صاحبزادہ صاحب اب موقع خالی پر کہل کہیلے۔ اور جس نے سوال کیا کہ اے حضرت آپ کے والد ایسے۔ آپکے دادا ایسے آپ کے آبا و اجداد ایسے لائق و شریف خاندان پھر آپ کیسے نکلے۔ برجستہ جواب دیا کہ میں کیوں نہ ویسا ہوجاوں۔ اسواسطے کہ اس عصر زمانہ کی جوانی میں زیادہ قابلیت ہے اور اس کی سند اسی زمرہ سے ملی ہے جس میں ایک نمبر چہارم نہایا دیا جاتا ہے کہ اب میں دوسرے اسکول میں زیر تعلیم ہوں فیس تو گو اس کی زیادہ ہے مگر طرز تعلیم نہایت ہی اچھی ہے جو اب آپ دیکھ رہے ہیں۔ فخریہ علانیہ بازار میں چورا ہے پر کھڑے ہو کر ایک جابجا مجمع میں، بچے کو بہی پانچوں سواروں میں مشہور کہنے کے لئے شراب کی بوتل چڑہائی جاتی ہے اور دو تین پیوروں کے مارے ملکے کے ہار سکے ہیں اور اسطرح سے اکڑتے ہوئے فرعون بے سامان بنکر شام کو اوس تنگ و تاریک راستہ میں جا بجے منظر میں جہاں شیطان بھی اپنا قدم نہیں رکھتا (بلکہ لاحول خود دور سے بھیجتا ہے) اور جہاں سے پکارنا ممکن ہے۔ اب ایسے پہنسے کہ نہیں نکل سکتے قیامت میں نکلینگے۔

سید ممتاز حسین فتحپوری

ایک عجیب واقعہ

جناب اڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ میں ایک عجیب واقعہ فتحپور کا لکہتا ہوں۔ مہربانی کر کے اپنے اخبار میں درج فرمائے۔

گرکمان و مکان منظہر نیرنگ نہ ہوتا
ہرآن میں اوسکا یہ نیا ڈہنگ نہ ہوتا
ہوتا نہ اگر اوسکے تماشہ میں تحیر
حیرت سے یہ آئینہ [illegible] نہ ہوتا

دنیا کا کارخانہ بہی عجیب دیکہا جسطرح تھیٹر میں ٹریجیڈی اور کمیڈی کے سین اسٹیج پر بیٹھکر دیکھتے ایکٹرس دکہاتے ہیں اسیطرح اس کے اسٹیج پر بہی عجیب عجیب طرح کے سین دکہلائے جاتے ہیں۔ اس کے پردوں میں طرح طرح کی پردہ داری رکھی گئی ہے جو آجتک کسیکے سمجھ میں نہ آئی۔ لیکن ادہر پردہ اوٹہا ادہر کچھ بہی نہ تہا۔ اس کے ایکٹر کچھ عجیب دلفریب سمان دکہاتے ہیں کہ بس انسان سراپا تصویر ہوجاتا ہے۔ جس نے ایک مرتبہ بہی دیکہا عمر بہر اوسکی تماشائی رہا۔ کل چمن بہول گیا لیکن اوس کا سمان ہمیشہ اوس کی نظروں میں پہرتا رہا۔ یہاں سے ایک عورت امیرن نامی جو ایک فقیر کی لڑکی تہی لیکن سن ہوگئی تہی سر کا رنگ بالکل سیاہ تہا۔ اپنی آخیر عمر میں مکہ شریف حج کرنے کے لئے گئی وہاں ایک کنوی کے پانی سے نہائی۔ کہال بالکل اوتر گئی اور رنگ نہایت سپید ہوگیا۔ اب یہاں واپس آئی ہے ایک حسین کمسن [illegible] برس کی لڑکی معلوم ہوتی ہے خدا کی قدرت ہے۔

عنایت اللہ از فتحپور

غزل

کچھ بہی تم میں اگر اے شیخ جی غیرت ہوتی
غیر کی گود میں کیوں عظمت و حشمت ہوتی
وصف شیرین دہان گر نہ مقدم رکہتا
یہ حلاوت نہ سخن میں نہ عذوبت ہوتی
بے طلب بوسہ ہر اک کو ہے عنایت ہوتا
اس سے کیا بڑھ کے بہلا اور سخاوت ہوتی
شرو آفت سے جہان اور بہی مملو ہوتا
پیاری جان تمہیں اگر کچھ بہی شرارت ہوتی

آبرو کس نئے خیالات سے کروا تا قطعہ

میرے قابو مین اگر میرے طبیعت ہوتی
طبل رسوائی بجایا یہ جہان مین کس نے
جس کے سننے سے ہی غیرون کو بہی غیرت ہوتی
روکتا گر نہ عنان قلم شوخ کو مین
سب ہی رسوائی جہان ہوتی قیامت ہوتی
ہر نہ تا خوب حسینان جہان اے پیچ
گر نہ بانی مجھے معلوم حماقت ہوتی

وہ ہون مین گمنام جب منظر مین نام آبرو
رنگیا لمس منشی قدرت جگہ وہان چہد کر

سع ۔ از بارہ جگی

کوک شاستر

مسمی بہ مراۃ العیش عیش افزائے اور قیام تندرستی کے لئے اس سے بڑھ کے اور کوئی دوسری کتاب نہین ہے چار باب مردون اور دو باب عورتون سے متعلق ہین ۔ معہ ۲۴ تصاویر ۔ قیمت فی جلد ۔ (عہ)

المشتہر
قاضی محمد واحسن محلہ قانون گویان (مراد آباد)

نایاب کتابین

کہ ہر ہین فدائیان اسلام ۔ آئین اور آن خالص اسلامی کتابون کو معائنہ کریں ۔
بست سالہ عہد حکومت سلطان عبد الحمید خان خلیفۃ المسلمین کے عہد سعادت مہد کے مفصل حالات ہیں اسے ایک طرح سے اس عرصہ کے سیے کل دنیا کی مکمل تاریخ سمجھنا چاہیے ۔ حجم ۴۰۰ صفحہ با تصویر ۔ قیمت (عہ)

تاریخ خاندان عثمانیہ ۔ مکمل حالات ابتدا عہد عثمانیہ سے ۔ ضمناً کل دوسری اسلامی سلطنتون یورپ کے اہم واقعات کا بہی ذکر آگیا ہے ۔ جلد اول عہ جلد دوم عہ ۔ حجم ایک ہزار صفحہ ۔

ترکون کی موجودہ ترقیات اور اسلامی دنیا کا فوٹو ۔ ۵۰۰ صفحہ کی اسم بامسمی کتاب ۔ دو حصوں مین قیمت فی حصہ عہ مع تصاویر ۔

محاربات پلونا و جنگ روم و روس ۱۸۷۷ء غازی عثمان پاشا کے بے نظیر جنگی کارنامے مع تصاویر و نقشہجات تین حصون مین ۔ قیمت فی حصہ عہ ۔

محاربات تہسلی یعنے جنگ روم و یونان ۱۸۹۷ء مع حالات جنگ تیراہ و ٹرچی وغیرہ ۔ انیکی تصاویر اور نقشے ۔ تین حصون مین قیمت فی حصہ عہ ۔

المشتہر
مولوی انشاء اللہ مالک ایڈیٹر اخبار وطن لاہور

اسلامی دنیا

حسب الحکم اعلیحضرت امیر المومنین خلد اللہ ملکہ آرمسٹرانگ کے کارخانہ آلات حرب مین عثمانی بیڑہ کے لئے ایک جنگی جہاز تیار ہو رہا ہے جو ۳۵۵ قدم لمبا ہوگا ۵۰ قدم چوڑا ۔ اور ۲۰۔۵ گہرا اس کی قوت رفتار ۱۰ ہزار گہوڑون کی طاقت کے برابر ہوگی ۲۱ میل فی گہنٹہ کے حساب سے چلیگا اور اسمین ۱۴ توپین ۱۲۔۲۱ سنٹی میٹر طویل لگائی جائینگی ۔ اور ۱۰ توپین ۱۵ سنٹی میٹر لمبی ہونگی ۔ ہر پیکسم توپ نصب کیجائینگی ۔ بڑی توپون کے نیچے ایک چرخی اس صنعت سے لگائی جائیگی کہ جس طرف کو چاہین اوسکا رخ پہیر سکین ۔ اور جب تک چاہین گردش دے سکین ۔ ذرا بہی رنگ امر سلطانی صادر ہوا ہے کہ ولایت اناطولیہ کو ایک کمیشن بہیجا جائے جو وہان کے مزارعین اور اون کے کاشتکاران اور صنعت کی موجودہ حالت کے نیک و بد سے واقفیت بہم پہونچاکر رپورٹ مرتب کرے تاکہ ان کی آیندہ بہتری کے لئے مناسب وسایل اختیار کئے جا سکین ۔ کمیشن کے مصارف کے واسطے ۹ ہزار قرش عثمانی زراعتی بنک سے دئے جائینگے ۔

قلمرو عثمانیہ کی جماعت اطبا نے یہ قرار دیا ہے کہ ممالک محروسہ مین ہر ایک میونسپلٹی اپنے متعلق ایک ایک خیراتی شفاخانہ فقرا و مساکین کے لئے جاری کرے ۔ ہر ایک دار الشفا مین اتنی گنجائش ہونی چاہیے کہ جسمین ایک ہی وقت کم از کم بیس مریض رہ سکین ۔ اس نیک تحریک کے عملاً ظہور پذیر ہونے مین سلطان المعظم کی منظوری کا انتظار ہے امید ہے کہ اعلیحضرت کو اسکی منظوری مین تامل نہ ہوگا ۔

جاسوسون کی رپورٹین

لارڈ کچنر کا ایک رپورٹ مظہر ہے کہ ۳۰ ماہ حال کرونیز سٹڈراپ اور بلومفونٹین کے درمیان دشمن کی ایک بڑی فوج نے ہمارے سامان رسد پر حملہ کیا مگر محافظین نے اونہین پسپا کردیا- ہماری فوج کے ۴ سپاہی مقتول اور ۳ مجروح ہوئے- سامان رسد سلامتی سی پہونچگیا مقام کالینگ پر جنہون نے ۵ اکرپ کی توپین دفن کی تہین اون کا برٹش فوج نے پتا لگایا ہے-

جنرل کرٹنگ کے ماتحت ۷ سو ڈچون نے کمانڈنٹ فرچی اور لائرواڈین کے ہمراہ کل صبح کو طلوع آفتاب سے قبل زوربرگ کے جنوب سے روانہ ہوکر فیبس اور سٹین برگ کے درمیان ریلو کو عبور کیا- ۳ سو سپاہیون کی ایک ٹرین اسوقت پہونچگئی اور ڈچون پر حملہ کیا اون کے بہت سے گھوڑے مارے گئے جنرل کرٹنگ کی فوج ان کے تعاقب مین روانہ ہوگئی ہے-

شہنشاہ چین نے اپنے ایجنٹون کو حکمدیا ہے کہ دول خارجہ کی فوجین پیکن سے روانہ ہوتے ہی شاہی محل انعقاد دربار کیلئے آراستہ کیاجائے-

چین کی تازہ خبرین مظہر ہین کہ وائسرائے سرمالی نے جنگ پسند چینیون سے دوستی پیدا کرلی ہے اس جرنل کے پاس بہت سی ماکسمین اور گولہ بارود ہے- اس صورت سے دو جا ہزار سپاہی میدان جنگ مین لاسکتا ہے- اور بہت سخت مقابلہ ہونے کا اندیشہ ہے-

اخبار ٹیلیگراف نے ملٹری ماہر کا ۳۰ اپریل کا ایک خط درج کیا ہے جو مظہر ہے کہ جب ڈچ روس آئے اور رالسپون تشریف لے گئے تو اس وقت لانکا ...

موصوف سے وعدہ کیا تہا کہ انگلنڈ جانے پر مین کوشش کر کے تمہین رہائی دلواونگا-

آجتک اس سخت جنگ کیمتعلق کوئی تفصیلی رپورٹ موصول نہین ہوا جو برٹش فوج اور جنرل کرٹنگ کے درمیان ہوئی تہی مگر مختلف فوجین جنرل کرٹنگ کے تعاقب مین روانہ ہوئی ہین- ۸۰ ڈچ مقام ہیٹزبرگ کے قریب لارڈ کچنر کے ایک سکواڈرن کے ہاتہ گرفتار ہوئے- جنرل ابلیٹ ۲۳ ماہ حال کو کرڈنسٹاڈ سے ہیربستمہ پہنچے- اس دوعہ مین جنرل مذکور دشمن کے ۱۷ ہزار گہوڑے اپنے ہمراہ لائے اور تمام راستہ دشمنون سے صاف کردیا- راستہ بہر دشمن سے مقابلہ کی نوبت آئی مگر انکا بہت کم نقصان ہوا-

جنرل کرفٹنگ کے ماتحت جن ڈچ حملہ آورون نے ۲۴ ماہ حال کو زوربرگ کے جنوب مین کوچ کیا تہا انہون نے بیربیسبرگ کے قریب نو آبادی کے ۲۴ محافظ سپاہیون کو گرفتار کیا اور جنوب کیطرف روانہ ہونے کے قبل شارمبرگ کی پہاڑیون مین جنرل کوریٹج سے سخت لڑائی ہوئی- ۳۰ ماہ حال کو حملہ آور کریڈاک کے شمال مشرق مین ۵۵ میل کے فاصلے پر تہے اوسوقت سکابیل کی فوج سے مقابلہ تہا- سابیرگ برگ تک اسیطرح بڑہکر چلے گئے مگر یہان جنرل کوریٹج نے جلد کوچ کرکے انہین روک دیا- حملہ آورون کے دوسرے حصے نے کڈبی کے شمال مشرق کا رخ کیا ہے-

جنرلی افریقہ مین گذشتہ ہفتہ مین مختلف مقابلون مین ۲۰۳ برٹش سپاہی مقتول اور ۱۰۰ مجروح ہوئے-

چین نے ورزار پیکن کو اطلاع دی ہے کہ ہم تاوان جنگ قسطا ادا کرنے پر راضی ہین مگر ۴ فیصدی سود دینگے-

سٹانڈرڈ نامی اخبار ٹینٹسن کے ایک تار سے مظہر ہے کہ بوکسرون نے ان اضلاع مین پہر اودہم مچار رکہی ہے جہان دول خارجیہ کی فوج نہین ہے بوکسرون اور جدید عیسائیون کے درمیان سخت مقابلہ ہوا- ایک سو بلوائی زیچون مین داخل ہوئے ہین جہان ان کے آنیسے سخت تشویش پہیلی ہوئی ہے- کہا جاتا ہے کہ ۳ ہزار بلوائی ان کے ساتہ شریک ہونے کے لئے جارہے ہین-

ڈچون نے مقام بلومفونٹین روم اور دینٹر سٹڈراپ کے درمیان ہمارے سامان رسد پر قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر اسمین اونہین ناکامی ہوئی اور ۲ ڈچ مقتول اور ۸ مجروح ہوئے-

ایک فرنچ جنرل اور ایک فرنچ کرنل برلن مین گارڈز کا پریڈ ملاحظہ کرنیکے لئے حاضر ہوئے تہے- یہان سے فراغت پا لینیکے بعد یہ دونون افسر شہنشاہ ولیم کی ایک ضیافت مین شامل ہوئے تہے- جہان شہنشاہ موصوف نے ظاہر کیا کہ چین ہی مین یہ پہلا موقعہ تہا کہ فرنچ اور جرمن سپاہیون نے متفق ہوکر کسی دشمن سے مقابلہ کیا ہو- فرنچ افسرون اور بہادر فرنچ فوج کی صحت کا جام پینے کے بعد شہنشاہ موصوف نے زار روس کا ایک تار پڑہا جسمین زار موصوف نے شہنشاہ ولیم کی اس بڑی امداد کا شکریہ ادا کیا ہے جو اونہون نے معاملۂ چین مین کی- اور کاونٹ والڈرسی کی قابلیت اور تدبر کی تعریف کی ہے کہ انہون نے اسیسے اہم اور لاینحل معاملے کا آسانی سے فیصلہ کیا-

چین مین ایک شاہی اعلان شایع ہوا ہے جسمین ۴ فیصدی سود کے حساب سے ۵۰ ملین پونڈ بطور تاوان ادا کرنا منظور کیا ہے-

ایک جرمن بریگیڈ چین مین حفاظتی فوج کے طور پر رہیگا-

یہ خبر غلط اڑی ہے کہ لارڈ کرزن صاحب جنوبی افریقہ میں بجائے سر الفرڈ ملنر صاحب مقرر کئے جائینگے

اخبار بہت باری کلکتہ ۔ مقدمہ لابیل کی سزا کو اضافہ کرنیکی سیشن جج نے سفارش کی ہائیکورٹ نے نامنظور کی۔

قصور روش دچترال کی ضروری تقویت کیلئے گورنمنٹ انڈیا نے بارہ ہزار روپیہ کی منظوری دی

حیدرآباد سندھ کے تنڈو آدم میں ایک ۶۰ سالہ مسلمان نے اپنی جورو کو مع اوسکی چار بہایون ایک بہن کے قتل کیا۔

کراچی میں ریلوے پولیس جنگ شاہی کو تین آدمیون پر مقدمہ اذیت چل رہا ہے ایک مسلمان کو اقبال جرم کیلئے ایسا مارا کہ مر گیا۔

لاہور کے تاجر اسپان اکبر خان بمبئی میں الزام فریب سے باعزاز تمام بری ہو گئے ۔ ایک لاکھ کا سودا تھا۔

محسود وزیریون نے رقم جرمانہ میں سے حال میں اور قسط ادا کی اب ۲ ہزار سے کم تر اون سے لینا باقی ہے۔

ڈہاکہ میں کم عمر عورتون کے گم ہونیکی وارداتین ترقی پر ہین ۔ ایک کا بھی پتہ نہیں ۔ یہ شرارتین بخت جرائم کی مظہر ہین۔

بنگال میں افواہ گرم ہے کہ گورنمنٹ عالیہ تمام لوکل بورڈون کو توڑ دینا چاہتی ہے ۔ پنجاب کی سی حالت ہے۔

مہاراجہ صاحب جودھپور تبدیل آب وہوا کیلئے سیلون پہنچے وہان سے روانہ انگلستان ہونگے

ہند میں قحط زدون کی تعداد میں پچھلے ہفتہ اور ۱۰ ہزار ۳۴۳ بڑہ گئے کل تعداد ۴۹۴۱۶۴ تک پہنچ گئی

فرخ آباد کے کوتوال صاحب منشی امداد حسین کے ڈاکوؤن کے ہاتھ سے قتل ہونیکی خبر شائع ہوئی تھی غلط نکلی۔

گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے مسٹر ایم پی صاحب کمشنر آگرہ کی رپورٹ پر قیصری یتیم خانہ آگرہ کے چار یتیمون کا بکری سنہ ۱۹۰۱ء دو دو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر فرما کر منظور کیا گورنمنٹ کے اس رحم دلی کے اراکین انتظامیہ کمال درجے ممنون ہین۔

ایسٹ انڈین ریلوے پر درمیان پٹنہ و بانکی پور ایک نیا سٹیشن بنام گلزار باغ جاری کیا گیا ہے۔

کلکتہ میں برقی روشنی پر پونے ۱۱ لاکھ صرف ہوگا نالئ بار سے طاقت پیدا کرنیکا تجربہ زیر غور ہے

کلکتہ میں سندر کالی گھاٹ پر ایک شخص سنیاسی کے بھیس میں بھگتا تھا ۲ سال قید سخت کی سزا پائے

حاجیون کا قرنطینہ [illegible] رسے حاجیان جہاز کے سئیے اسال چار دخانی جہاز روانہ ہوئے کل تعداد مسافرین کی ۷۰۰ ۲۲ تھی۔

حضور وایسرائے ۵ جون کو ۲ ½ ۹ بجے رات کو ایوان وایسریگل میں ستارہ ہند و سلطنت ہند کا دربار فرمائینگے

اخبار جامع العلوم مراد آباد کی کل جائداد جرمانہ میں نیلام ہو گئی سلک سفینہ ہے اخبار کا بند ہونا لازمی امر ہے۔

کانپور کے مسٹر ہاف نے غلط الزام عصمت دری کیلئے اخبارات سے ایک لاکھ ہرجانہ چاہا ہے

کلکتہ ایک عورت کو ۲ ماہ قید سخت ہوئی ۔ ایک لڑکے کی ہنسلی اتار کر دو روپیہ میں فروخت کی تھی

عدالت خفیہ شملہ کو بہار کے متعلق [illegible] لیا گئے گرجسکے فیصلہ کا اپیل ہائیکورٹ میں سماعت ہوگا

پرہنا میں حضور وایسرائے کی آمد کی تیاریان ہو رہی ہین براہ کوہ وادی کیو کو بھی ہو مین بھی ٹھہرینگے کندرات سے دریا جہلم [illegible] منزل سے پہنچین گے مشکیہ سے [illegible] کی سیر فرمائینگے۔

کوہاٹ سے تحصیل تک توسیع ریلوے پر ۲۲ لاکھ ۴۵ ہزار ۵۰۷ روپیہ لگیگا ۔ ۵۰ میل ہے ۱۶ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

خوشحال گڑھ سے کوہاٹ تک تنگ پٹری کی ریل بنانے پر ۱۰ لاکھ ۱۴ ہزار ۴ سو ۲۵ روپیہ خرچ ہوگا ۳۰ میل ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۱ مئی میں ہی آمدنی ریلوے ہند ۹۱ لاکھ ۲۴ ہزار تھی ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ۱۶ لاکھ ۴۲ ہزار ہے

ضلع آسمان زئی دیشاور سے پر دو سال سے گرد بہاتیون کی بدعنوانیون کے باعث تعزیری پولیس قائم ہوئی۔

گلگت میں فوجی خوراک کا ذخیرہ اضافہ کرینگے کہ ۳۸ ایوم تمام فوج قلعگی گذارہ کر سکے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات کل بمرض
۲۶ مئی	۲۴	۳۰	۱۳۱
۲۷ "	۲۹	۱۵	۱۲۶
۲۸ "	۲۸	۱۸	۱۴۲
۲۹ "	۲۴	۳۰	۱۵۶
۳۰ "	۲۳	۱۸	۱۰۰
۳۱ "	۱۷	۲۴	۱۴۰
یکم جون	۲۳	۱۸	۱۴۷

مطبع حمیدی واقع بمبئی محمدی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا